بسم اللہ الرحمن الرحیم

(آج کل سوشل میڈیا پر کورونا وائرس کے متعلق گردش کرنے والی پیشین گوئی کی تحقیق)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: آج کل خاص طور پر سوشل میڈیا پر ایک پیشین گوئی گردش کر رہی ہے، جس کی نسبت ابراہیم بن سالوقیہ کی طرف ان کی کتاب "أخبار الزمان" (ص ۳٦۵) کے حوالے سے کی گئی ہے، کیا یہ پیشین گوئی درست اور صحیح ہے؟

وہ پیشین گوئی یہ ہے:

"جب دو عدد (20.20) برابر ہو جائیں گے، زمانے میں مرض پھیل جائے گا، حج روک دیا جائے گا، شور وغل کم ہو جائے گا، ٹڈیوں کا ہجوم ہوگا، لوگ لاچار ہو جائیں گے، روم کا بادشاہ تیزی سے ہلاک کرنے والے مرض سے مر جائے گا، بھائی اپنے بھائی سے خوفزدہ ہوگا، اور جس طرح یہود "وادیٔ تیہ" میں محبوس ہو گئے تھے؛ اسی طرح تم بھی ایک جگہ محبوس ہو جاؤ گے، بازاروں میں مندی ہوگی، مہنگائی بڑھ جائے گی، تو تم مارچ کے مہینے میں ایک ایسے زلزلے کا انتظار کرنا جو کہ جڑوں کو ہلا کر رکھ دے گا، جس کی وجہ سے ایک تہائی لوگ مر جائیں گے، اور کم سن بچوں کے سروں پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہو جائیں گے۔"

اس کتاب اور مصنفِ کتاب کے متعلق بھی تحقیق پیش کریں۔ فقط والسلام مع الاحترام

سائل: مولوی مجاہد ایلولوی گجراتی

فاضل: جامعہ امین القرآن پالنپور، گجرات

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مذکورہ بالا سوال کے سلسلے میں تین باتوں کا جاننا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) مذکورہ پیشین گوئی کا غلط ہونا، اور اس کی وجوہات۔

(۲) کتاب "أخبار الزمان" کے مصنف کے متعلق۔

(۳) کتاب "أخبار الزمان" کے متعلق۔

تفصیل الجواب:

(۱) اولاً یہ بات جان لینی چاہیے کہ مذکورہ سوال میں جو پیشین گوئی ذکر کی گئی ہے؛ وہ بالکل غلط ہے، درست اور صحیح نہیں ہے، سوشل میڈیا پر اس کی اردو اور عربی عبارات کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں کو خراب کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ پوری امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اس کی عربی عبارت یہ ہے:

حتى إذا تساوى الرقمان (20=20)، وتفشى مرض الزمان، منع الحجيج، واختفى الضجيج، واجتاح الجراد،

وتعب العباد، ومات ملك الروم من مرضه الزُّؤوم، وخاف الأخ من أخيه، وصرتم كما اليهود في التيه، وكسدت الأسواق، وارتفعت الأثمان، فارتقبوا شهر مارس زلزال يهد الأساس، يموت ثُلثُ الناس، ويشيب الطفل منه الرأس.

غلط ہونے کی وجوہات:

(۱) کتاب "أخبار الزمان" کا جو صفحہ (ص ۳۶۵) سوال مذکور میں دیا گیا ہے، اصل بات تو یہ ہے کہ اس کتاب میں اتنے صفحات ہیں ہی نہیں، وہ کتاب فقط ۲۷۸ رصفحات ہی پر مشتمل ہے۔ واللہ اعلم؛ کہاں سے اس طرح کے واہیات کو پھیلایا جارہا ہے؟؟

(۲) اس کتاب "أخبار الزمان" کی جس مصنف (ابراہیم بن سالوقیہ) کی طرف نسبت کی گئی ہے، وہ نسبت بھی غلط ہے، وہ کتاب مؤرخ کبیر "أبو الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی" کی ہے۔ ابراہیم بن سالوقیہ کی طرف اس کی نسبت کرنا صحیح اور درست نہیں ہے، ابراہیم بن سالوقیہ نامی کوئی مؤرخ نہیں گذرے۔ وهو لا يعلم الغيب.

(۳) "حتى إذا تساوى الرقمان(20.20)" (جب دو عدد (20.20) برابر ہوجائیں گے) اس پوری کتاب میں کسی جگہ پر (20.20) کا ذکر نہیں ہے، حتی کہ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں کسی بھی عدد کا ذکر نہیں ہے۔ [في كل كتابه لم يكتب الرقم 20 ولا أي رقم آخر] واللہ أعلم بالصواب.

(جن حضرات کو وہ کتاب مطلوب ہو وہ ہمارے واٹساپ نمبر (94283 59610) پر رابطہ کریں)

(۴) "فارتقبوا شهر مارس زلزال يهد الأساس" (تو تم مارچ کے مہینے میں ایک ایسے زلزلے کا انتظار کرنا جو کہ جڑوں کو ہلا کر رکھ دے گا۔) اس کو آج جو کورونا وائرس پھیلا ہے اس پر تطبیق دی جاتی ہے۔

اس سلسلے میں حقیقی بات یہ ہے کہ جس صدی (چوتھی صدی) میں یہ کتاب لکھی گئی اُس وقت یہ شمسی تاریخ (مارچ) کا شمارہ تھا ہی نہیں، بلکہ بعد میں وجود میں آیا۔ (ولم يكن النظام الغريغوري الذي تعمل به كل الدول الآن موجوداً في زمان أبي الحسن المسعودي، الذي توفي عام 346 هـ، فهذا النظام اعتُمد في عهد البابا غريغوريوس الثالث عشر، وسُمي بالتقويم الغريغوري عام 1582م. وتجدر الإشارة أيضاً أنّ تسمية الشهور بالأسماء اللاتينية "يناير، فبراير، مارس، ..." لم تكن معتمدةً في حينه)

معلوم ہوا کہ مارچ کے مہینے کا ذکر بھی بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ (هذا غير صحيح، العرب قديمًا لايعرفون شهر مارس، الله أعلم بالغيب ولا علم لنا إلا ما علَّمنا ربُّنا من القرآن والسنة.)

اور اس کے غلط ہونے کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ یہ وائرس مارچ کے مہینے میں نہیں؛ بلکہ تقریباً ۲۰۱۹ء کے دسمبر مہینے میں وجود میں آیا۔ واللہ أعلم بالصواب.

(۲) ہم پہلے آپ کو بتاچکے کہ یہ کتاب "أخبار الزمان" ابراہیم بن سالوقیہ کی نہیں ہے، بلکہ ابو الحسن علی بن حسین بن علی المسعودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۴۶ھ) کی ہے، اور ابراہیم بن سالوقیہ کی کوئی کتاب ہمیں تلاش بسیار کے بعد بھی نہیں ملی، حتیٰ کہ ابراہیم بن سالوقیہ

نامی کوئی مؤرخ بھی ہمارے مطالعہ سے نہیں گذرے۔ **واللہ أعلم.**

"أخبار الزمان" کے مصنف کا نام: علی بن حسین بن علی ہے، کنیت: ابوالحسین، لقب: المسعودی اور قطب الدین ہے، اعتقاداً معتزلی تھے، مسلکاً شافعی تھے، صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق تھا، ۲۸۳ھ/ ۸۶۵ء میں بغداد، عراق میں آپ کی پیدائش ہوئی، وفات ۳۴۶ھ/ ۹۵۷ء میں قاہرہ میں ہوئی۔

انہوں نے مختلف کتابیں لکھیں، مثلاً: (۱) مروج الذهب ومعادن الجوهر في تحف الأشراف من الملوك وأهل الديارات، (۲) أخبار الزمان ومن أباده الحدثان، (۳) فنون المعارف وما جرى في الدهور السوالف، (٤) سر الحياة في أسرار الطبيعة" وغیرہ۔

(۳) "أخبار الزمان" کے حوالے سے مذکورہ بالا سوال میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں؛ وہ سب غلط اس وجہ سے بھی ہیں کہ اس میں ماضی کی تاریخ مذکور ہے۔(فيه ذكر الأمم المخلوقات قبل آدم عليه السلام إلى ملوك مصر بعد الطوفان) یعنی اس میں حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کی مخلوقات سے لے کر طوفانِ نوح کے مابعد مصر کے بادشاہوں تک کا ذکر ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوگیا کہ اس میں مستقبل کی کسی بھی چیز اور تاریخ کا ذکر نہیں ہے۔ (وفي الختام فإن هذا الكتاب يتحدث عن أخبار الزمن الماضي وليس المستقبل) **واللہ أعلم بالصواب، وعلمه أتم وأكمل. فقط والسلام.**

كتبہ: ابواحمد حسان بن شیخ یونس تاجپوری
مدرس: جامعہ تحفیظ القرآن، اسلام پورہ، سابرکانٹھا، گجرات، الہند
۱۰/شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ/ ۵/اپریل ۲۰۲۰ء، بروز: اتوار
Mo: +91 94283 59610

راجعه وصحّحه: الشيخ محمد طلحه بلال منيار حفظه الله ورعاه.